400/29/09/16

مقالہ نگار: ذکیہ رخشندہ

نگراں: پروفیسر احمد محفوظ

شعبۂ اردو، فیکلٹی آف ہیومینیٹیز اینڈ لینگویجز،

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی، مارچ ۲۰۱۶

مقالہ کا عنوان: مولانا حسرت موہانی کی نثری خدمات، تحقیقی اور تنقیدی جائزہ

کلیدی الفاظ: حسرت موہانی، سوانح، علم و ادب، نثر، صحافت۔

ملخص

مقالہ زیرعنوان ''حسرت موہانی کی نثری خدمات، تحقیقی وتنقیدی جائزہ'' پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ مختصر طور پر ان ابواب کا جائزہ سطورِ آئندہ میں پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

باب اول: حسرت موہانی کی سوانح حیات پر مشتمل اس باب میں ان کی حیات کے تقریباً تمام اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

حسرت ۱۴؍ اکتوبر ۱۸۷۸ کو اس جہانِ رنگ و بو میں آئے اور قصبہ موہان ضلع اناؤ کے ایک سیّد گھرانے میں آنکھیں کھولیں۔

حسرت کے خاندانی پس منظر، بچپن کے حالات اور ابتدائی تعلیم کو موضوعِ گفتگو بناتے ہوئے ان کی شخصیت کے کچھ پہلو کو بھی ضبطِ تحریر میں لانے کی کوشش کی گئی ہے''۔

حسرت کی علالت کا سلسلہ ۱۹۴۹ سے شروع ہوا بالآخر ۱۳؍ مئی ۱۹۵۱ کو اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔

بابِ دوم: دوسرا باب حسرت موہانی کے علمی سفر پر مشتمل ہے،

اس باب کے تحت ہم نے ان کے تمام ادبی کارناموں کے سیشن ان کی اشاعتوں کی نوعیت نیز کن حالات میں حسرت کی یہ کاوشیں منصۂ شہود پر آئیں، ان تمام باتوں کا ذکر ہے سب سے پہلے اردوئے معلّی کے آغاز و ارتقاء پر روشنی ڈالی گئی ہے یہ رسالہ اپنی زندگی میں کئی انقلاباتِ زمانہ سے دوچار ہوا، ان میں اردوئے معلّی ۱۹۱۳ء کی ضبطی کا واقعہ بھی شامل ہے۔

بابِ سوم: یہ باب زیرِ مطالعہ مقالہ کا اہم ترین باب ہے۔ جس میں حسرت موہانی کی نثری خدمات،

بطور خاص ان کی علمی نثر کے ذیل میں شامل تصانیف کا تنقیدی وفنی جائزہ موضوع گفتگو ہے۔ دراصل حسرت نے جو نثری خدمات انجام دی ہیں ان کو ہم تین زمروں میں رکھ سکتے ہیں ایک وہ جن کو علمی کہا جاسکتا ہے دوسرے وہ جن کو ادبی کہا جاسکتا ہے اور تیسرے ان کی صحافتی نثر۔ اس باب میں علمی نثر کے ذیل میں حسرت موہانی کی نکاتِ سخن کے چاروں ابواب دیوانِ غالب (اردو) مع شرح دیوانِ غالب کا تنقیدی جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس باب میں نکاتِ سخن کے چاروں ابواب کے تفصیلی مطالعہ کے بعد دیوان غالب (اردو) مع شرح کا فنی وتنقیدی جائزہ بھی شامل ہے۔

شرح کے سلسلے میں حسرت موہانی نے غالب کے جن اشعار کی شرح کی ہے ان میں سے ہم نے چند کا انتخاب کر کے دوسرے شارحین کی شرحوں سے موازنہ کر کے حسرت کی شرح کی خوبیوں نیز خامیوں کا جائزہ پیش کیا ہے۔

باب چہارم: یہ باب حسرت موہانی کی ادبی نثر سے متعلق ہے۔ جس میں ان کی اہم ادبی تصانیف، مشاہدات زنداں، تذکرہ شعراء اور دیگر مضامین کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ تاکہ اربابِ علم وادب کو معلوم ہو کہ حسرت موہانی جہاں ایک طرف کہنہ مشق شاعر ہیں وہیں بلند پایہ ادیب بھی ہیں۔

باب پنجم: اس باب میں حسرت کی صحافت کو موضوع گفتگو بنایا گیا ہے۔ اس سے قبل صحافت کی تعریف و تاریخ کا اجمالی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

حسرت موہانی کا رسالہ اردوئے معلی نے جہاں ایک طرف اپنے دامن میں ادب کے گلدستوں کو جگہ دی وہیں دوسری طرف اس کی آرائش میں سیاست کے خار کا استعمال بھی کیا۔ انھوں نے اپنے پیارے ملک کو طوقِ غلامی سے نجات دلانے کے لیے جہاں ایک طرف عملی جدّ وجہد کا مظاہرہ کیا وہیں دوسری طرف اپنے قلم سے بھی تلوار کا کام لیا۔ جس کے شاہد اردوئے معلّی اور اخبار مستقل کے اوراق ہیں۔ ان دونوں میں حسرت نے اپنے علاوہ دیگر محبانِ وطن کی تحریریں بھی شائع کیں۔ جن کی پاداش میں ان کو سخت صعوبتوں کا سامنا کرنا پڑا اور اردوئے معلی کی راہ میں تو متعدد بار اور مختلف طریقوں سے رکاوٹیں حائل کی گئیں۔ اس کے باوجود حسرت کے عزم کامل میں کوئی فرق نہیں آیا۔

●●●